| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

اعلحضرت کا قرآنی آیات میں من مانی تحریفات

قارئین کرام !فقیر اس سے پہلے آپ کے سامنے کنز الایمان کے ترجے میں کی گئی معنوی تحریفات پر ایک مضمون پیش کر چکا ہے ۔آج میں آپ حضرات کے سامنے مولوی رضا خان صاحب کی کتابوں کے چند حوالے نقل کرونگا جس میں اس شخص نے خود قرآنی آیات کو تختۂ مشق بنا کر غلط آیات نقل کی ہیں ۔اس پر میں مزید گفتگو آگے چل کر کروں گا ۔فی الحال وہ تحریفات ملاحظہ فرمالیں ۔

اصل قرآنی آیت

قال امنت انه لا اله الا الذی امنت به بنو اسرائیل وانا من المسلمین﴿سورہ یونس آیت 90پارہ11﴾

تحریف شدہ آیت

امنت بالذی امنت به بنو اسرائیل

میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

﴿ملفوظات ص 296 حصہ سوم فرید بک سٹال لاہور﴾

افسوس صد افسوس کے اعلحضرت یہاں کمال ہوشیاری سے انہ لا الہ الا کو ہضم کر گئے کیا صرف اس لئے کہ اس آیت سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ٹپک رہی تھی اور اعلحضرت اب شرک کی وادیوں میں اس قدر مستغرق ہو چکے تھے کہ انہیں اللہ کی توحید پر مشتمل قرآنی آیات سے بھی نفرت ہو چکی تھی ۔۔؟؟

اصل قرآنی آیت

کتب الله لاغلبن انا و رسلی ان الله قوی عزیز﴿سورۃ المجادلة آیت 21پارہ 28﴾

تحریف شدہ آیت

ختم الله لاغلبن انا و رسلی ﴿ملفوظات ص361 حصہ چہارم﴾

افسوس کے اعلحضرت کو ختم اور کتب کا فرق سمجھ میں نہ آیا کاش امام مجدد بننے سے پہلے اگر ایک سال کسی عربی مدرسہ میں لگا کر وہاں بلاغت اور علوم القرآن کا پرچہ دے دیتے تو آج یہ رسوائی دیکھنا نہ پڑتی ۔۔خود سوچیں جس شخص کو یہ تک معلوم نہ ہو کہ قرآنی انداز بیان کے مطابق ختم کا مادہ اور کتب کا مادہ کہاں استعمال ہوتا ہے اس شخص کو جب تیرہ سال کی عمر میں دار الافتاء سپرد کر دیا گیا ہو تو اس نے کیا کیا گل کھلائے ہونگے ۔

اصل قرآنی آیت

یاایھاالذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم﴿سورہ نساء آیت ۵۹ سورہ نمبر ۴﴾

تحریف شدہ آیت

قل اطیعوا الله واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

اے نبی مومنین سے فرمادے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی ﴿المعۃ الضحی فی اعفاء اللحی ص628﴾

اصل آیت میں یا حرف ندا اور پھر اسم موصول اور اس کا صلہ تھا مگر اعلحضرت نے کمال کرتے ہوئے اس کی جگہ قل امر کا صیغہ ذکر کر دیا اور پھر

ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا۔

اسی طرح احکام شریعت کے صفحہ نمبر ۱۷۱ پر بھی سورہ احزاب کی آیت میں من امرھم کی جگہ من انفسہم لکھ دیا اور پھر ترجمہ بھی اسی من انفسہم کا کیا ضیاء القرآن پبلی کیشنز والوں نے احکام شریعت کے جدید ایڈیشن میں اگر چہ اس غلطی کی اصلاح کردی ہے مگر افسوس چوری کو پھر بھی نہ چھپا سکے اور ترجمہ میں کی گئی گڑبڑ کی تصحیح کی طرف ان کی توجہ نہیں کی گئی جو اس بات کی چغلی کھاتی ہے کہ یہاں من امرھم کی جگہ من انفسھم ذکر کیا گیا تھا ملاحظہ ہو:

ما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کردیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انھیں کچھ اختیار رہے **اپنی جانوں کا** اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا (احکام شریعت ص ۱۷۱)

کوئی بریلوی ہمیں بتلا سکتا ہے کہ آیت میں **"اپنی جانوں کا"** کس لفظ کا ترجمہ ہے حالانکہ خود اعلحضرت اس کا ترجمہ کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں "اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انھیں **اپنے معاملہ کا** کچھ اختیار رہے (کنز الایمان ص ۶۷۰)۔

قارئین کرام سب کچھ آپ کے سامنے ہے کہ کس طرح اعلحضرت نے پہلے اپنے غلط عقائد کو ثابت کرنے کیلئے قرآن کی آیتوں کے معنی میں تحریفات کی پھر اکابر کی عبارات میں معنوی تحریفات کی جس کا ثبوت میں کچھ عرصہ پہلے دے چکا ہوں پھر جب اس سب پر دل ٹھنڈا نہ ہوا تو قرآنی آیتوں کو تختہ مشق بنا دیا میری سمجھ میں اس کی صرف ایک ہی وجہ آتی ہے کہ چونکہ اعلحضرت کا نسبی اور اعتقادی تعلق شیعہ خاندان سے تھا تو وہ کسی طرح مسلمانوں کے دل میں قرآن کی عظمت کو ختم کرنا چاہتے تھے کہ دیکھو مسلمانوں اللہ نے تو تم سے قرآن کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے مگر میرا جب دل چاہتا ہے میں قرآن کی آیت کو بدل دیتا ہوں اور اس طرح وہ یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ شیعہ اپنے اس عقیدے میں بالکل درست ہے کہ قرآن میں تحریف ممکن ہے اور یہ قرآن تحریف شدہ ہے نعوذ باللہ۔ پھر اس پر ستم تو یہ کہ جب ہم ان باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو الیاس قادری صاحب فورا فتوی دیتے ہیں کہ خبر دار اعلحضرت کی جملہ تحریرات عین قرآن و سنت کے مطابق ہے اور ان پر کسی بھی قسم کا اعتراض کرنے والا یا اس کی صحبت اختیار کرنے والے کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے افسوس الیاس قادری صاحب اگر آپ کے نزدیک یہ چیزیں عین قرآن و سنت کے مطابق ہے تو پہلے اپنے ایمان کی فکر کریں۔

اس فن میں صرف اعلحضرت ہی یکتہ موتی نہ تھے بلکہ ان کے بڑے بھائی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اسی طرح قرآنی آیت میں من مانی تحریفات کر کے اپنا مدعی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی بطور مثال چند حوالے دے رہا ہوں اس سے اندازہ کرلیں کہ اعلحضرت کس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ ساری حرکتیں سرانجام دے رہے تھے۔

وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فنسخ الله ما یلقی الشیطان ۔۔الخ (براہین احمدیہ ص ۲۰۱) یہ سورج حج کی آیت ہے اصل آیت میں ینسخ الله مضارع مثبت کا صیغہ ہے جس کو مرزا نے نسخ الله ماضی مثبت سے تبدیل کر دیا نیز اپنی جیب سے ولا محدث کا لفظ داخل کیا قرأت متواترہ میں ایسا کوئی لفظ موجود نہیں ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ مرزا قادیانی یہی تحریف کرتا ہے اور لکھتا ہے انا اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم (براہین احمدیہ ص ۵۲۶) جبکہ اصل آیت میں انا حرف مشبہ بالفعل اور جمع متکلم کی ضمیر کی جگہ ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم ہے دیکھئے سورۃ الحجر آیت 87 پارہ ۱۴۔

بریلوی تاویلات

☆ تم لوگوں کو تو بس اعتراض کرنا آتا ہے یہ کتابت کی غلطیاں ہیں

☆ قارئین کرام مقولہ ہے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ۔ یہ کتابت کی غلطیاں ہرگز نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اگر یہ کتابت کی غلطیاں ہوتی تو صرف اصل آیت میں ہوتی ترجمہ میں نہیں جبکہ اعلحضرت نے ترجمہ بھی انہی تحریف شدہ آیتوں کے مطابق کیا ہے ہر آیت کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔نیز اگر یہ کتابت کی غلطیاں ہوتی تو کسی ایک مکتبہ کی ہوتی آپ ان کتابوں کو کسی بھی مکتبے سے خرید لیں آپ کو یہی غلطیاں ملیں گی۔پھر اگر یہ کتابت کی غلطیاں ہیں تو اس کو ٹھیک کیوں نہیں کیا جا رہا میں نے جن کتابوں کو بطور حوالہ پیش کیا وہ جدید ترین ایڈیشنز ہیں ایک 2005 کا ہے ایک 2007 جبکہ ایک حوالہ اعلحضرت نیٹ ورک سے لیا گیا ہے۔تو معلوم ہوا کہ یہ کتابت کی غلطیاں ہرگز نہیں ہیں۔

☆ بھائی یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اعلحضرت کو سہو ہو گیا ہے

☆ لو کر لو گل بھائی اعلحضرت کو سہو کیسے ہو سکتا ہے خود آپ حضرات کی گواہیاں ملاحظہ ہوں "اعلی حضرت کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولی تعالی نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرما دیا (یعنی معصوم عن الخطا۔ناقل) اس عبارت کے اوپر جو عنوان دیا گیا ہے وہ ان الفاظ میں ہے"**اعلی حضرت کا لغزشوں سے محفوظ رہنا**" ﴿احکام شریعت ص ۳۰﴾۔ اسی طرح ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمالیں"اس کو آپ زیادہ سے زیادہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا داقوت حافظہ سے ساری چودہ سو برس کی کتابیں حفظ تھیں (اسے کہتے ہیں شیخ چلی کی گپ) اس عبارت پر عنوان ہے"**حیرت انگیز قوت حافظہ**" ﴿احکام شریعت ص ۲۳﴾۔

قارئین کرام سب کچھ آپ کے سامنے ہے اب آپ خود ہی اندازہ لگالیں کہ جس شخص کو قرآن کی آیتوں کا پتہ نہ ہو کیا وہ اس لائق ہے کہ اسے مجدد و امام کے منصب پر بٹھایا جائے اسے تیرہ سال کی عمر میں مفتی بنا کر فتوی نویس بنا دیا جائے؟۔میری سمجھ میں تو ایک ہی بات آتی ہے کہ یا تو بریلوی حضرات ان آیتوں کی تصحیح اس وجہ سے نہیں کر رہے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہہ دیں کہ بعد میں آنے والوں نے اعلی حضرت کی غلطی پکڑ کر اس کی اصلاح فرما دی یا دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بریلوی اعلی حضرت کو نبی بھی تصور کرتے ہیں تو شائد ان کی نظر میں یہ تحریفات قرآن کی آیتیں نہ ہوں بلکہ اعلی حضرت پر نازل ہونے والی وحیاں ہوں اسی لئے ان کی تصحیح نہیں کی جا رہی یہی جواب قادیانی بھی دیتے ہیں۔یا آخری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بریلوی طبقہ سراسر جاہلوں کا ٹولہ ہے انھیں ابھی تک پتہ ہی نہیں چلا کہ قرآن میں صحیح آیت کیا ہے اور اعلی حضرت نے کیا نقل کر دیا ہے۔بھلا اس صورت میں بتاؤ تصحیح کس طرح ممکن ہے۔

دعا کا طالب

خاکپائے اہلسنت والجماعت

بسم الله الرحمن الرحيم

قرآنی آیت میں تحریف کا ایک اور ثبوت

رضاخانی آیت

☆ ثم اتينا موسى الكتب تمام على الذى احسن و تفصيلا لكل شىء و هدى و رحمة لقوم يومنون.

﴿ملفوظات حصہ سوم ص ۲۵۱، اکبر بک سیلز لاہور﴾

قرآنی آیت

☆ ثم اتينا موسى الكتب تمام على الذى احسن و تفصيلا لكل شىء و هدى و رحمة لعلهم بلقاء ربهم يومنون ﴿پ ۸ .الانعام. ۱۹ ﴾

قارئین کرام غور فرمائیں کس قدر واضح تحریف ہے کہ پورے جملہ لعلهم بلقاء ربهم يومنون کو لقوم يومنون سے بدل ڈالا استغفر اللہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآنی آیت میں تحریف کا ایک اور ثبوت

رضاخانی آیت

☆ قل **ما** حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق

﴿جاءالحق ص 237،ضیاءالقرآن پبلیکیشنز بحث بدعت،ایڈیشن اپریل ۲۰۰۲﴾

قرآنی آیت

☆ قل **من** حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق

﴿الاعراف ،آیت ۳۲﴾

قارئین کرام غور فرمائیں ''من'' کی جگہ ''ما'' لکھ دیا ہے یہ ہے ان کے مفتیوں کی تحقیق اس پر اہلسنت والجماعت کے منہ آتے ہیں شرم۔۔۔شرم۔۔۔شرم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریف قرآن کا ایک اور ثبوت

رضاخانی آیت

ولوانهم رضو اماتهم الله ورسوله انا الی الله راجعون ۔

﴿سلطنت مصطفیٰ ص ۱۵، مفتی احمد یار گجراتی﴾

قرآنی آیت

ولو انهم رضوا ما اتهم الله ورسوله وقالوا حسبنا الله سيوتينا الله من فضله ،ورسوله انا الى الله راغبون

﴿سورہ توبہ آیت ۵۹﴾

غور فرمائیں کہ آیت کا پورا ایک حصہ وقالوا حسبنا الله سيوتينا الله من فضله ورسوله غائب کر دیا گیا ہے اور آخر میں راغبون کی جگہ راجعون لکھ دیا انا لله و انا اليه راجعون ۔لیکن چونکہ یہ غلطی کرنے والا ایک بریلوی مولوی ہے اس لئے اسے بھی کاتب کے سر تھوپ دیا جائے گا لیکن اگر یہی غلطی کسی دیوبندی سنی عالم سے ہوتی تو ابھی اس کے خلاف باقاعدہ ایک کتاب بھی چھپ چکی ہوتی ۔
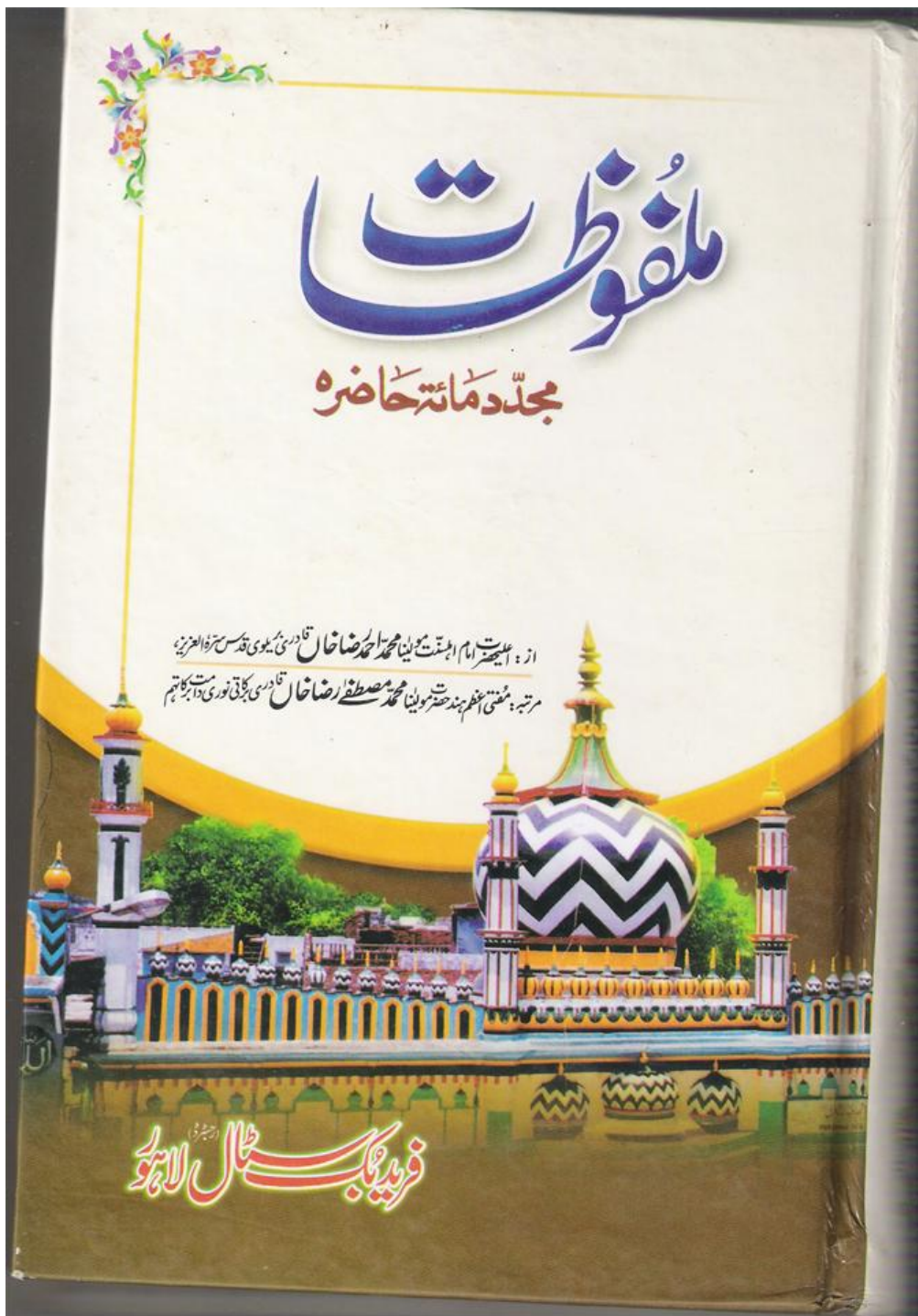
بَیۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ ۔ جب سب یہود و نصارٰی قبل قیامت ایمان لے آئیں گے تو عداوت کس طرح ہوگی ۔ ف

کتابیوں ف۱ سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ان کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے پھر زمانہ بدلے گا، خیر سے شر کی طرف اسلام سے کفر کی طرف ۔ یہود و نصارٰی باقی نہ رہے ہوں گے سب مسلمان ہو گئے ہوں گے لیکن جو ان کی نسلیں ہوں گی، ان میں یہود بھی ہوں گے نصارٰی بھی ہوں گے ہنود بھی ہوں گے غرض سب طرح کے کافر ہوں گے ان کی آپس میں قیامت تک دشمنی و عداوت ہوگی

عرض ۔ یہ آیہ کریمہ عام ہے یا خاص : ف۲ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ الخ

ارشاد ۔ اس آیت کی دو تفسیریں ہیں، اگر موتہ کی ضمیر عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیری جائے تو یہ آیت ان سب کے واسطے ہوگی جو ان کے زمانہ میں ہوں گے اب پہلے جو ہیں ۔ وہ کفر پر مرتے ہیں اسی طرح جو بعد میں ہوں گے وہ بھی کفر پر مریں گے ہاں آپ کے زمانہ میں جو کتابی ہوں گے ان میں سے وہ جو تلوار سے بچ رہے ہوں گے کوئی ایسا نہ ہوگا جو آپ پر ایمان نہ لائے ۔

اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ موتہ کی ضمیر کتابی کی طرف پھرتی ہے ۔ اب یہ آیہ عام ہوگی کوئی کتابی نہیں مرتا ۔ مگر مرتے وقت جب اس کو عذاب دکھایا جاتا ہے ، پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میں ایمان لایا اس عیسٰی پر جس نے بشارت دی تھی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ لیکن یہ ایسے وقت کا ایمان ہوگا جب کہ نفع نہ دے گا ۔ ایمان یاس ف۳ بیکار ہے ۔ جب نار سامنے ملائکہ عذاب سامنے اس وقت کا ایمان مفید نہیں ۔ جب فرعون ڈوبنے لگا بولا : اٰمَنۡتُ بِالَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ : میں ایمان لایا

ف ۔ ص ۲۹۵ پر

ف۱ ۔ کتابی سب سیدنا مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے ۔

ف۲ ۔ آیہ کریمہ وان من اہل الکتٰب الا لیومنن بہ قبل موتہ کی دو تفسیریں

ف۳ ۔ ایمان یاس کارآمد نہیں ۔

عرض ۔ حضور قرآن مجید میں ہے کہ مسلمانوں نے یہ دعا کی ۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً[ف ۱] لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اس طرح سے کافروں کے ہاتھ میں بے دست و پا نہ کر دیئے جائیں گے کہ ان کو یہ کہنے کا موقع ملے کہ اگر اسلام سچا ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا ۔

ارشاد ۔ یہ دعا کی تھی کہ کسی مسلمان کو فتنہ نہ کر یا ہم کو فتنہ نہ کر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا ہے : رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً[ف ۲] لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم اور وہ قبول ہوتی اگر اس کے معنی یہ لئے جائیں کہ کبھی کوئی مسلمان کسی کافر کے فتنے میں نہ پھنسیگا تو پھر اس کے کیا معنی ہوں گے جو اصحاب الاخدود کے لئے فرمایا گیا : اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۔

عرض ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ تو بعض انبیا شہید کیوں ہوئے ۔

ارشاد ۔ رسولوں میں سے کون شہید کیا گیا انبیاء البتہ شہید کئے گئے رسول کوئی شہید نہ ہوا ۔ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ فرمایا گیا نہ کہ يَقْتُلُوْنَ الرُّسُلَ[ع]

عرض ۔ حضور[ف ۳] مسلمان کتنا ہی بڑا گنہگار ہو لیکن کلمۂ اسلام پڑھتا ہے مسلمان پھر مسلمان ہے کافر سے بدتر تو کیا برابر بھی نہیں ہو سکتا قطع نظر یفعل مایشاء کے کوئی وجہ کافر کو مسلمانوں پر مسلط ہونے کی نہیں معلوم ہوتی ۔

ارشاد ۔ اس کا جواب حدیث دے گی : کما تکونوا یول علیکم جیسے تم ہو گے ویسا ہی حاکم تم پر بھیجا جائے گا ۔

ف : آیہ کریمہ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا الایہ پر شبہ اور اس کا جواب

ف۲ : و ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا پر شبہ اور اس کا جواب

ع اور شہید ہو جانا مغلوبی نہیں غلبہ سے مراد غلبۂ حجت ہے کما نبیاتی ۱۲ مولف غفرلہ

ف۳ : کافر مسلمان پر کیونکر مسلط ہو سکتا ہے ۔

کہ کسی مسلمان کا قلب پریشان کیا جائے میں نے معاف کیے۔

عرض۔ حضور بزرگان دین کے اعراس میں مزامیر ہوتے ہیں جب تک مزامیر ہوں اس وقت تک نہ جاتے اور مزامیر کے بعد قل میں شریک ہونے کے واسطے جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ جا سکتا ہے، امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب بلوائیوں نے بلوہ کیا تمام مدینہ منورہ میں ان کا شور تھا امیر المومنین کے مکان کو گھیرے ہوئے تھے نماز بھی وہی پڑھاتے تھے سوال ہوا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے یا نہیں، ارشاد فرمایا لوگ جب برائی کریں تو ان سے علیحدہ ہو اور جب بھلائی کریں۔ تو ان کے شریک ہو۔

عرض۔ حضور اگر صاحب سجادہ بد مذہب ہو۔

ارشاد۔ اگر آپ صاحب سجادہ کے پاس جانا چاہتے ہیں تو نہ جائیے اور صاحب مزار کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں تو جائیے۔

عرض۔ حضور بعض احادیث میں یہ واقعہ آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ جاؤ ہمارا ایک بندہ فلاں پہاڑ پر ہے اس سے علم حاصل کرو یہ واقعہ توریت مقدس سے پہلے کا ہے یا بعد کا۔

ارشاد۔ توریت مقدس سے بہت پیشتر کا واقعہ ہے۔

عرض۔ اگر اس کو توریت مقدس سے بعد کا مانا جائے تو یہ اعتراض لازم آئے گا توریت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً لَّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ جب توریت تفصیل

میرے خیال میں پیشتر کی جگہ بعد ہونا چاہیئے جیسا کہ صحیح بخاری شریف کی حدیث ا نا علی علم علمنیہ اللہ لا اعلمہ سے اس کی طرف اشارہ ہے نیز قام موسیٰ خطیبا فی بنی اسرائیل بھی اسی کو چاہتا ہے ۱۲ اور اس کی تحقیق کہ توریت تفصیل کل شے نہیں ہے۔
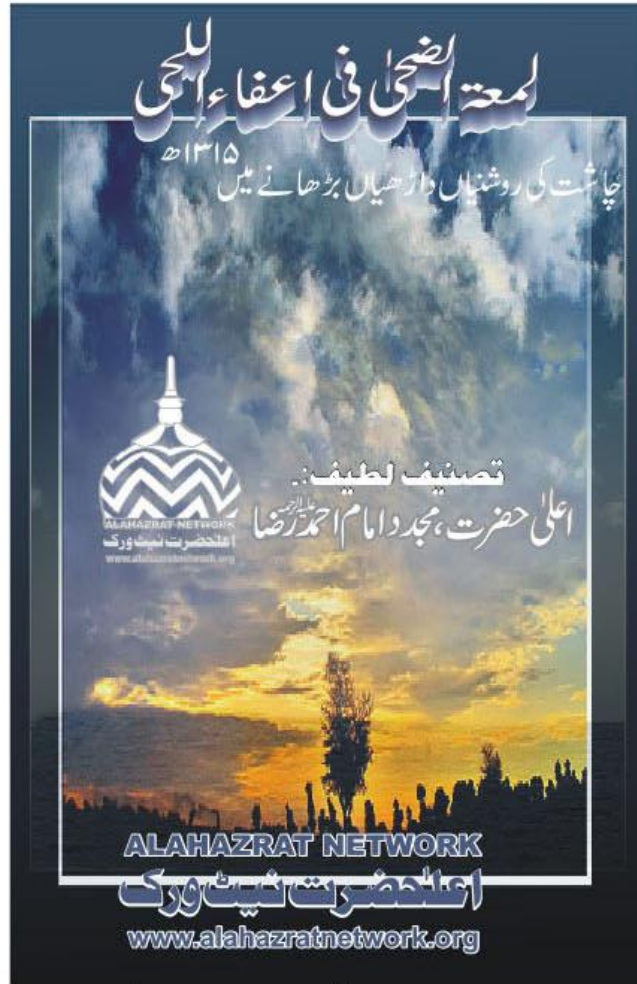
للامام ابن امیرالحاج عن مبسوط الامام محمد رحمھم اللہ تعالٰی (فتاوٰی شامی میں اس کو شرح التحریر کے حوالے سے ذکر فرمایا جو امام ابن امیرالحاج کی تصنیف ہے انھوں نے مبسوط امام محمد سے نقل فرمایا (اللہ تعالٰے ان سب پر رحم فرمائے)۔ (ت)

تنبیہ ہفتم آیاتِ قرآنیہ میں۔ حق فرمایا ہمارے رب جل وعلا نے:

فانھا لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور[1] — ہے یوں کہ آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

ان بے بصیرتوں کو اگر کبھی کھلی آنکھوں سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوتی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی طرف ارشاد اس میں ایک دو نہیں بلکہ بکثرت آیاتِ کریمہ میں موجود ہے اس میں دو طریق ہیں:

اوّل طریق عموم: یہ دو وجہ پر ہے:

وجہ اوّل کہ صحابہ کرام وائمہ اعلام رضی اللہ تعالٰی عنہم امتثالِ مقام میں استعمال فرماتے رہے۔

آیت ۱: قال اللہ عزوجل:

ما اٰتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا[2] — جو کچھ یہ رسول کریم تمھیں دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

آیت ۲: قال تعالٰی:

قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم[3] — اے نبی! مومنین سے فرمادے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی۔

آیت ۳: قال عزوجل:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ[4] — جو رسول کے فرمانے پر چلا اس نے اللہ کا حکم مانا۔

رب تبارک وتعالٰی ان آیات اور ان کے امثال میں نبی کا حکم بعینہٖ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہٖ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ احادیث میں ارشاد ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں جو اخلاقی حکم حدیث میں ہے کہ کتاب اللہ اس سے ہرگز خالی نہیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر میں نہ ہو۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۲/ ۴۶
[2] القرآن الکریم ۵۹/ ۷
[3] القرآن الکریم ۴/ ۵۹
[4] القرآن الکریم ۴/ ۸۰

سلطنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
در
مملکت کبریا جل و علا
حکیم الامت شیخ التفسیر مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور

پہلے باب کی پانچ فصلیں ہیں۔ فصل اوّل میں حضور علیہ السلام کی سلطنت کا ثبوت قرآنی آیات سے دوسری فصل میں احادیث شریفہ سے تیسری فصل میں اقوال محدثین و مفسرین وعلمائے امت سے چوتھی فصل میں مخالفین کے اقوال سے اس کی تائید و پانچویں فصل میں عقلی دلائل۔

نوٹ ضروری: حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مالکِ دو جہاں ہونے کا نہ تو یہ مطلب ہے کہ رب تعالیٰ کسی چیز کا مالک نہ رہا اور نہ یہ مطلب کہ حضور علیہ السلام رب تعالیٰ کی مثل مالک ہیں جس سے لازم آجائے کہ عالم کے دو مستقل مالک ہیں۔ بلکہ رب تعالیٰ کی ملکیت حقیقی قدیم اور ازلی و ابدی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت عطائی اور حادث ہے جیسے دنیوی بادشاہ اپنی سلطنت کے مالک ہم لوگ اپنے گھر بار کے مالک ہیں حضرت سلیمان روئے زمین کے مالک ہوئے اس کا مطلب یہ نہیں کہ رب تعالیٰ ان چیزوں کا مالک نہ رہا بلکہ وہ حقیقی مالک ہے ہم مجازی اس کی ملکیت فانی ہے ہماری عطائی ہے۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت خدا تعالیٰ کی نسبت سے ہے۔

پہلی فصل۔ قرآنی آیات کے بیان میں

نقموا ۱۔

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ اور نہیں بُرا لگا ان کو اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا (پ ۱۰ رکوع ۱۵) اس آیت سے معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لوگوں کو غنی اور مالدار فرماتے ہیں اور دوسروں کو غنی وہی کرے گا جو خود مالک ہوگا۔ ظاہر یہ ہے کہ فضلہ کی ضمیر رسول کی طرف لوٹے کیونکہ یہی قریب ہے واللہ اعلم۔ سورۃ توبہ پ ۱۰ رکوع ۱۲ میں ارشاد ہوا۔

توبہ ولو

(۲) وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رَاجِعُوْنَ ط اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اسی پر راضی ہوتے جو اللہ اور رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ اب ہمیں دے گا اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول اور ہمیں اللہ کی طرف رغبت ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا بھی ہے اور دیں گے

طرح وہ انسان کی روحانی پیدائش پر بھی قادر تھا یعنے اس کا قانون قدرت
روحانی پیدائش میں بعینہٖ جسمانی پیدائش کی طرح ہے کہ اول وہ ضلالت کے
وقت میں کہ جو عدم کا حکم رکھتا ہے کسی انسان کو روحانی طور پر اپنے ہاتھ سے پیدا
کرتا ہے اور پھر اس کے متبعین کو کہ جو اُس کی ذریّت کا حکم رکھتے ہیں برکت متابعت
اس کی کے روحانی زندگی عطا فرماتا ہے سو تمام مرسل روحانی آدم ہیں اور ان کی
امت کے نیک لوگ ان کی روحانی نسلیں ہیں اور روحانی اور جسمانی سلسلہ بالکل
آپس میں تطابق رکھتا ہے اور خدا کے ظاہری اور باطنی قوانین میں کسی نوع کا

اعجاز قرآنی کے عدم کرنے کے لئے آپ فرماتے ہیں اب اگر کوئی [illegible]
پھر بھی قرآن شریف کی بلاغت [illegible] سے منکر ہے اور بیہودہ گوئی [illegible]

تو اب سوچنا چاہئے کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ
امت محمدیہ کے کامل متبعین ان لوگوں کی نسبت بوجہ اولیٰ ملہم و محدّث ہونی چاہئے
کیونکہ وہ بہ تصریح قرآن شریف خیر الامم ہیں۔ آپ لوگ کیوں قرآن شریف میں
غور نہیں کرتے اور کیوں سوچنے کے وقت غلطی کھا جاتے ہیں کیا آپ صاحبوں
کو خبر نہیں کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس امت کے
لئے بشارت دے چکے ہیں کہ اس امت میں بھی پہلی امتوں کی طرح محدّث پیدا
ہوں گے اور محدث بفتح دال وہ لوگ ہیں جن سے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ ہوتے
ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ابن عباس کی قرأت میں آیا ہے وما ارسلنا من قبلک
من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنّٰی القی الشیطان فی امنیتہ
فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ۔ پس اس آیت کی رو سے
بھی جس کو بخاری نے بھی لکھا ہے محدث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے

قبول کر لیتے جو بباعث تعلیم توحید کے تمام مشرکین کو برا معلوم ہوتا تھا اور
اس کے قبول کرنے والے ہر وقت چاروں طرف سے معرض ہلاکت اور بلا میں
تھے پس جس چیز نے ان کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرا وہ یہی بات تھی جو
انہوں نے آنحضرتؐ کو محض امّی اور سراپا مؤید من اللہ پایا اور قرآن شریف کو
بشری طاقتوں سے بالاتر دیکھا اور پہلی کتابوں میں اس آخری نبی کے آنے کے
لئے خوشخبریاں پڑھتے تھے سو خدا نے ان کے سینوں کو ایمان لانے کے لئے
کھول دیا اور ایسے ایماندار نکلے جو خدا کی راہ میں اپنے خونوں کو بہایا اور جو لوگ
عیسائیوں اور یہودیوں اور عربوں میں سے نہایت درجہ کے جاہل اور شریر اور

علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین لکھا کیونکہ امر مجازات
مالک یوم الدین کے متعلق ہے سو ایسا فقرہ جس میں طلب انعام اور عذاب سے
بچنے کی درخواست ہے اسی کے نیچے رکھنا موزون ہے۔
چوتھا لطیفہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصد قرآن شریف پر مشتمل ہے
گویا یہ سورۃ مقاصد قرآنیہ کا ایک ایجاز لطیف ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے
اشارہ فرمایا ہے ولقد آتیناک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم
یعنے ہم نے تجھے اے رسول سات آیتیں سورۃ فاتحہ کی عطا کی ہیں جو مجمل طور پر
تمام مقاصد قرآنیہ پر مشتمل ہیں اور ان کے مقابلہ پر قرآن عظیم بھی عطا فرمایا ہے جو
مفصل طور پر مقاصد دینیہ کو ظاہر کرتا ہے اور اسی جہت سے اس سورۃ کا نام

ساتھ ہیں جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔ تو کا ضمیر واحد بتاویل ما فی السموات وما [illegible]
ہے اور ان کمالات کا حامل طلب تلطفات اور برکات الٰہیہ میں جو حضرت خیر الرسل [illegible]